9279 ـ اگر امام قرآت میں غلطی کرے اور اس کے ساتھ صرف ایك ہی عورت ہو تو عورت کیا کرے ؟

سوال

اگر مسلمان عورت کسی مرد (مثلا اس کا محرم) کے پیچھے نماز ادا کر رہی ہو اور امام بھول جائے تو وہ اسے غلطی کیسے بتائے, (عورت کے علاوہ کوئی اور غلطی بتانے والا نہیں ہے) ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے نماز میں اپنے محرم کو بھول جانے کی صورت میں غلطی بتانا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی اور اجنبی مرد عورت کی آواز سننے والا نہ ہو.

مندرجہ ذیل حدیث میں عورت کو سبحان اللہ کہنے کی نہی اور اسے تالی بجانے کا حکم اس حالت میں ہے جس میں حدیث وارد ہے، وہ یہ کہ عورتوں کا اجنبی مردوں کے ساتھ موجود ہونا.

چنانچہ غیر محرم مردوں کی موجودگی میں نماز میں بلند آواز سے آمین اور سبحان اللہ نہیں کہنا چاہیے، اور نہ ہی امام کی غلطی نکالنے کے لیے سبحان اللہ کہ سکتی ہے.

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے مابین صلح کروانے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ مؤذن ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائینگے تو میں اقامت کہوں، انہوں فرمایا جی ہاں، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، دوران نماز ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آکر صفوں کو چیرتے ہوئے اگلی صف میں کھڑے ہو گئے، تو لوگ تالیاں بجانے لگے اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے التفات نہ کیا، اورجب لوگ تالیاں زیادہ بجانے لگے تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے مڑ کر دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ نظر آئے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ ہی رہو، ابو بکر رضی اللہ تعالی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، اور پھر پیچھے ہٹ کر صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی.

جب نماز سے فارغ ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابو بکر جب میں نے تجھے حکم دیا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو تو تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے سے منع کیا ؟

تو انہوں نے عرض کیا: ابن ابو قحافہ کے لائق نہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا ہے کہ میں نے تمہیں دیکھا کہ تم نے تالیاں کثرت سے بجانی شروع کردیں، جسے اپنی نماز میں کوئی شك یا تردد ہو تو وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوا جائیگا، تالی تو عورتوں کے لیے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (652) صحیح مسلم حدیث نمبر (421).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ انہیں نماز میں مطلقا آواز پست رکھنے کا حکم ہے، کیونکہ اس سے فتنے کا ڈر ہے، اور مردوں کو تالي بجانے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ یہ عورتوں کا کام ہے. اھ

دیکھیں: فتح الباری (3 / 77).

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ: عورتوں کے لیے سبحان اللہ کی کراہت اور تالی کی اجازت اس لیے ہے کہ اکثر عورتوں کی آواز اور گفتگو میں نرمی ہوتی ہے، ہو سکتا ہے کہ اس کی آواز سن کر مرد اسی میں مشغول ہو جائیں.

دیکھیں: التمہید (21 / 108).

ولی الدین عراقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر عورت نماز میں کسی معاملہ کے پیش آجانے کی صورت میں اپنے حق میں مشروع کام کی مخالفت کر کے سبحان اللہ کہہ دے تو اس بھی نماز باطل نہیں ہو گی، لیکن اگر وہ پست آواز میں کہتی ہے کہ کوئی بھی نہ سن سکے تو اس سے مقصد حاصل نہیں ہوتا، اور اگر وہ بلند آواز سے کہے تو جسے وہ سمجھانا چاہتی ہے تو یہ کہنا چاہیے کہ: اگر عورت یا محرم ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں، اور اگر کوئی اجنبی مرد ہو تو جب ہم یہ کہیں کے عورت کی آواز

کا پردہ ہے تو اس حالت میں یہ مکروہ بلکہ حرام ہے...

ہماری یہ مراد نہیں کہ اس حالت میں اس کے لیے سبحان اللہ کہنا مشروع ہے، بلکہ ہم یہ کہنا چاہتا ہیں کہ اگر اس نے سبحان اللہ کہہ کر متنبہ کیا تو یہ مکروہ نہیں، اگرچہ اس کے حق میں مشروع اور افضل تو تالی بجانی تھی...
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: " تالی تو عورتوں کے لیے ہے " کا ظاہر اس کی ہر حالت میں مشروعیت ہے. واللہ اعلم

دیکھیں: التثریب (2 / 248 - 249).

زرکشی کا کہنا ہے کہ:

انہوں نے تالی کا اطلاق عورت کے لیے کیا ہے، اور اس میں کوئی شك نہیں کہ یہ اس وقت ہے جب اجنبی مرد موجود ہوں، اور اگر عورتیں ہوں یا پھر اس کے محرم مرد ہوں تو عورت قرآت کی طرح سبحان اللہ بھی جھری کہے گی.

دیکھیں: المغنی المحتاج (1 / 418).

واللہ اعلم .